حواس اس کی ہوں یاد میں جمع یوں — کہ دل شمع سے بھی ہو روشن فزوں
زبان و دل و دست یکجا ہوں سب — توجہ ہو پوری بدرگاہِ رب
سحر بینی ہو صرف مد نظر — رہے مستعد ذوق جلوہ نگر
دل و جاں میں تب نورِ مطلق مرا — بچشمِ حقیقت نظر آئے گا
زیادہ جو سوتا ہے اور کھاتا ہے — وہ ادبارِ غفلت میں دب جاتا ہے
ہے لازم خور و خواب میں اعتدال — کہ تا معرفت میں ہو حاصل کمال
نہیں بجھتا جیسے وہ روشن دیا — ہوا سے جو ہر وقت بچتا رہا
اسی طرح جوگی بہ عمرِ دراز — رہا کرتا ہے قائم و جاں نواز
نفس ہے ہوا اور جاں ہے چراغ — تو رکھ اس ہوا کو بجوفِ دماغ
ہر اک دل بر ہم حرج سے ہے خوشی — دکھی اس سے ہوتا نہیں ہے کوئی
وہ لذاتِ حسی سے ہے دور تر — گزرتا ہے ہستی سے مثلِ شرر
نہیں رنجِ محنت کشی کا اسیر — تصرف میں ہے اس کے گنجِ خطیر
کہ زنبور جیسے بطرزِ نکو — ذخیرہ کیا کرتی ہے شہد کو
اسے چھوڑ دیتی ہے پھر وقت پر — کہ تا اس سے ہوں دوسرے بہرہ ور
کبھی گر وہ کرتا ہے ترکِ عمل — نہیں وضع میں اس کی آتا خلل
وہ جب چھوڑتا ہے ہوا و ہوس — تو کہتا ہے اللہ باقی دلبس
دل اس کا ہے پابندِ صبر و قرار — ہے آزاد ہر گردشِ روزگار
وجود اس کا ہے مرکزِ عینِ نور — عیاں اس سے ہے ذاتِ حق کا ظہور
وہ ہے لذتِ وصل سے بہرہ ور — دل اس کا ہے پاک از خیالِ دگر
کہاں شیشۂ دل پر اس کے غبار — ہے جلوہ نما اس میں تصویرِ یار
وہ ہے فارغِ رنج و غم ہر گھڑی — ہے حاصل اسے لذتِ سرمدی